مولانا سیف الرحمٰن بی۔ اے

تمباکو نوشی کے متعلق علمائے حجاز کے فتاوے

آج کا نوجوان کئی فضول اور بیہودہ عادات کا عادی ہے۔ ان میں سے ایک عادت تمباکو نوشی بھی ہے۔ اس کے متعلق ڈاکٹروں اور یونانی حکماء نے متفقہ طور پر فیصلہ دیا ہے کہ یہ صحت انسانی کے لیے تباہ کن اور مہلک ہے۔ اس کے پینے سے انسان کے جسم میں نہ تو خون کی نشو ونما میں مدد ملتی ہے اور نہ ہی اس سے گوشت پوست کا کچھ بھلا ہوتا ہے بلکہ اس سے نظامِ اعصاب شدید متاثر ہوتے ہیں جس کے باعث اعصابی قویٰ نحیف ونزار ہو جاتے ہیں اور ایک بیس سالہ نوجوان اپنی اعصابی کمزوریوں کے باعث ایک سن رسیدہ اور معمر انسان کی طرح کام کاج سے کنی کتراتا اور آرام کا طالب ہوتا ہے۔ کبھی قوتِ حافظہ کی کمزوری کی شکایت کرتا ہے، کبھی اعضا شکنی محسوس کرتا ہے۔ پھر علاج کرانے دوڑتا ہے، کبھی دردِ سر رفع کرنے کے لیے ایسپرین استعمال کرتا ہے اور کبھی چائے کا استعمال ضروری سمجھتا ہے مگر اصل مرض سے ناآشنا رہتا ہے۔ وہ ڈاکٹروں اور حکیموں کی طرف رجوع کرتا ہے مگر پرنالہ وہیں رہتا ہے۔ کیونکہ مرض کا جو اصلی سبب ہے وہ بدستور جاری رہتا ہے یعنی تمباکو نوشی۔

ویسے تو یہ جسم کے کسی حصہ کو بھی فائدہ مند نہیں ہے لیکن پھیپھڑے کے لیے شدید نقصان دہ ہے۔ اس کے کثرتِ استعمال سے پھیپھڑے میں ایک پھوڑا جنم لیتا ہے جسے سرطان الریہ کہتے ہیں۔ برطانیہ میں ۱۹۵۶ء میں ایک طبی بورڈ بنایا گیا تھا جس کا مقصد اس کی مضرات پر ریسرچ کرنا تھا۔ چنانچہ اس نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ کثرتِ اموات کی واحد وجہ پھیپھڑے کا سرطان ہے جو تمباکو نوشی سے جنم لیتا ہے۔ نیز انھوں نے بتایا کہ ۱۹۶۲ء میں ایک سال میں ۲۳ ہزار انسان پھیپھڑے کے سرطان کی وجہ سے لقمۂ اجل ہوئے۔ سگرٹ نوشی اور تمباکو خوری کے متعلق ماہرین صحت نے فیصلہ دیا ہے کہ یہ انسانی صحت کے لیے نہایت مضر ہے اور اس سے سرطان کا مرض پیدا ہو سکتا ہے۔ اس فیصلے کے بعد امریکہ، یورپ اور ہندوستان میں یہ قانون بن گیا ہے کہ سگریٹ کے ہر پیکیٹ پر لازماً یہ لکھا جائے کہ "سگریٹ نوشی آپ کی صحت کے لیے مضر ہے"۔ ہمارے ملک کے اربابِ بست وکشاد کو خصوصاً اور مملکت

کے سربراہ کو بھی عنانِ توجہ اس طرف منعطف کرنی چاہیے اور مذکورہ بالا غیر مسلم ممالک کے اس فیصلہ کی تقلید کرنی چاہیے بلکہ ان سے بھی آگے بڑھ کر ایک ایسا قانون نافذ کریں جس کی رُو سے کم از کم بیس سال کی عمر تک سگریٹ نوشی کی قطعی ممانعت ہو۔ علاوہ ازیں اس میں اتلافِ مال ہے حالانکہ خداوند قدوس نے مال ضائع کرنے اور اس میں اسراف و تبذیر سے سختی سے منع کیا ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر فرمایا

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا (بنی اسرائیل)

دوسرے مقام پر فرمایا: كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (الاعراف)

"کھاؤ اور پیو لیکن فضول خرچی مت کرو کیونکہ وہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

سرورِ کائنات ﷺ نے بھی مال ضائع کرنے سے روکا ہے۔ آپ ہی بتائیے کہ اپنے مال کو خود اپنے ہاتھ سے آگ لگا کر جلانا اس سے بڑا ضیاع اور کیا ہو سکتا ہے؟ کیا دانشوروں اور خردمندوں کو زیب دیتا ہے کہ اپنے مال کو اپنے ہاتھ سے جلا کر خاکستر کریں۔

اس کی بُو نہایت کریہہ ہوتی ہے، تمباکو نوش کے پاس دوسرا آدمی نہیں بیٹھ سکتا کیونکہ اس کے دھوئیں سے اس کا سر چکرانے لگتا ہے، جی متلاتا ہے اور بسا اوقات کھانسی آنے لگتی ہے۔ مگر نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سگریٹ نوش اپنے پاس بیٹھے ہوئے ساتھیوں کا قطعاً لحاظ نہیں کرتا بلکہ موٹر، تانگہ اور ریل گاڑی میں بیٹھ کر سب سے پہلا کام سگریٹ نوشی کا کرتا ہے اور ساتھ والے مسافروں کی اذیت کا باعث بنتا ہے۔ راقم الحروف کے ساتھ کئی مرتبہ ایسے واقعات پیش آ چکے ہیں۔ بالآخر تنگ آ کر اسے سگریٹ بجھانے کی استدعا پر مجبور ہونا پڑا۔

بو والی چیز سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت نفرت تھی۔ آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کچا پیاز اور لہسن کھا کر مسجد میں آنے سے منع فرمایا[1] کیونکہ ان کے کھانے سے منہ سے بو آتی

---

[1] صرف منع نہیں بلکہ فرمایا: وہ مسجد میں نہ آئے۔ فلا یاتین المساجد (مسلم ص۲۰۹ ج۱) اگر کوئی شخص کھا کر آ جاتا تو اسے مسجد سے نکلوا دیا جاتا: اذا وجد ریحھما من الرجل فی المسجد فاخرج بہ (مسلم ص۲۱۰ ج۱) صرف یہ نہیں کہ مسجد سے نکال دیا جاتا بلکہ گھر کے بجائے مدینہ کے معروف قبرستان بقیع کی طرف نکال دیا جاتا (تعزیراً) فاخرج بہ الی البقیع (مسلم ص۲۱۰ ج۱) حالانکہ آپ ﷺ نے ان کو حرام نہیں کہا بلکہ ان کی بو سے نفرت کی ہے چنانچہ اس کے خلاف اس شدید ردِ عمل کا یہ نتیجہ نکلا کہ صحابہ ان کو "حرام" کہنے لگ گئے مگر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں انھیں حرام نہیں کہتا بلکہ اس کی بُو سے نفرت کرتا ہوں۔ فقال الناس حرمت حرمت فبلغ ذالک النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا یھا الناس فانہ لیس بی تحریم ما احل اللہ لی ولکنھا شجرۃ اکرہ ریحھا (مسلم ص۲۰۹ ج۱ عزیز زبیدی)

ہے۔ پاکیزہ اشیاء کا یہ حال ہے کہ بو کی وجہ سے انھیں کھا کر مسجد میں آنے کی اجازت نہیں تو ایسی شے جو ماکولات اور مشروبات کے زمرہ میں سے نہیں بلکہ ایک زہریلی اور بدبودار بوٹی ہے جسے حیوان بھی کھانا پسند نہیں کرتے ایسے کھانے پینے کی اجازت کب ہو سکتی ہے؟

بعض لوگوں کا اس معاملہ میں نقطۂ نظر یہ ہے کہ تمباکو ان اشیاء میں سے ہے جن کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا۔ حالانکہ یہ ان کی خام خیالی ہے کیونکہ اس کا استعمال آپ کے عہد مبارک میں نہیں تھا بلکہ ایک ہزار سال بعد ہوا۔ ان لوگوں نے اتباعِ ہویٰ کے جال میں پھنسنے کی وجہ سے اس میں جواز پیدا کرنے کے لیے ادھر ادھر کی بے تکی باتیں کی ہیں اور سندِ جواز پیش کرنے کی ناکام دوڑ دھوپ کی ہے جو صرف تکلفات پر مبنی ہے۔ بہرحال یہاں پر چند مستند علماء کے فتاوے پیش کرنا مقصود ہے جو اہلِ بصیرت اور حقیقت کے متلاشیوں کے لیے کافی ہیں۔ لہٰذا یہ فتاوے جو ایک ہفت روزہ عربی رسالہ "الدعوۃ" سے منقول ہیں پیشِ خدمت ہیں۔ یہ رسالہ ریاض میں شائع ہوتا ہے۔ یہ شمارہ نمبر ۶۰۲ بابت ماہ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ ہے۔

۱۔ فضیلۃ الشیخ محمد بن ابراہیم سعودی حکومت کے سابق مفتی کا فتویٰ۔

مجھ سے تمباکو کے متعلق سوال کیا گیا کہ جاہل اور کوتاہ اندیش اس پر فریفتہ ہیں اور کثرت سے استعمال کرتے ہیں اس کی حلت و حرمت کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟

الجواب:

ہمارے نزدیک، ہمارے مشائخ، ہمارے مشائخ کے مشائخ اور ان کے مشائخ کے نزدیک اور تمام محققین علماء کے نزدیک جو عام شہروں میں سکونت پذیر ہیں اس کا استعمال شرباً واکلاً حرام ہے۔ یہ حرمت کا فتویٰ علماء نے اس وقت صادر کیا تھا۔ جب کہ سنہ ۱۰۱۰ھ کے لگ بھگ یہ بوٹی معرضِ وجود میں آئی تھی۔ یہ فتویٰ اصولِ شریعت اور حفظانِ صحت کے اصولوں کو مدِ نظر رکھ کر دیا ہے۔ کتاب و سنت اور عقلِ سلیم بھی اس کے متقاضی ہیں کہ اس پر حرمت کی مہر ثبت کی جائے اور مستند اطباء کی رائے بھی یہی ہے۔

فتویٰ کی اصل عبارت مندرجہ ذیل ہے:

سئلت عن حکم التنباک الذی اولع بشربه کثیر من الجهال والسفهاء مما یعلم کل احد تحریمنا ایاه. نحن ومشائخنا ومشائخ مشائخنا ومشائخهم وکافة المحققین سواهم من العلماء فی عامة الامصار من لدن وجوده بعد الالف بعشر تقریبا

ونحوها حتی یوهذا هذ الاستناداً علیٰ اصول الشریعة والقواعد المرعیة وتحویمه بالنقل الصحیح والعقل الصریح وکلام الاطباء المعتبرین الی اخر کلامه۔

۲۔ فضیلة الشیخ عبدالرحمٰن سعدی کا فتویٰ۔ آپ فرماتے ہیں کہ تمباکو نوشی اور تمباکو کی تجارت اور اس میں اعانت کرنا تمام امور حرام ہیں۔ کسی مسلمان کے لیے اس کا پینا جائز نہیں اور دیگر طریقوں (نسوار وغیرہ) سے بھی اس کا استعمال ممنوع ہے۔ اس کی تجارت بھی ناجائز ہے۔ جو شخص تمباکو پینے یا کھانے کا عادی ہو چکا ہو اسے چاہیے کہ بارگاہِ ایزدی میں خلوصِ قلب سے توبہ کرے جس طرح دیگر گناہوں سے توبہ کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ عمومی نص میں شامل ہے جو اس کی حرمت پر دلالت کرتی ہے۔ یہ لفظی اور معنوی عموم کو شامل ہے۔ اس میں دینی اور مالی نقصان الگ ہے اس کی حرمت کے لیے ایک نقصان کافی ہے۔ لیکن جس میں ہر طرح کا نقصان ہو اس کا کیا حال ہوگا، پھر اس کی حرمت کے دلائل بیان کیے ہیں۔

فتویٰ کا اصل متن درج ذیل ہے۔ قال اما الدخان شربه والاتجار به والاعانة علی ذٰلك فهو حرام لا یحل لمسلم تعاطیه شربا واستعمالا واتجارا وعلی من کان یتعاطاه ان یتوب الی اللہ تعالیٰ توبة نصوحا کما یجب علیه ان یتوب الی اللہ تعالیٰ من جمیع الذنوب وذٰلك انه داخل فی عموم النص الدالة علی التحریم وداخل فی لفظها العام وفی معناها۔ وذلك لمضارة الدینیة والبدنیة والمالیة التی تکفی بعضها فی الحکم بتحریمه فکیف اذا اجتمعت۔

۳۔ فقہائے حنفیہ کے ایک متبحر عالم شیخ محمد علینی کا فتویٰ۔

انھوں نے ایک کتاب مرتب کی ہے جس کا نام البحواب الحسن فی تحویم الدخان والتتن ہے۔ اس میں انھوں نے تمباکو نوشی کی حرمت چار وجوہات سے بیان کی ہے۔

۱۔ یہ صحت کے لیے مضر ہے۔ جیسا کہ مستند حکماء اور ماہر اطباء کی رائے ہے۔ ایسی چیز جو صحت کے لیے مہلک ہو اس کا استعمال متفقہ طور پر ممنوع ہے۔

۲۔ یہ ان اشیاء میں سے ہے جن کو ڈاکٹر اور اطباء مخدرات (اعصاب میں کمزوری اور سستی پیدا کرنے والی اشیاء) میں سے شمار کرتے ہیں اور ایسی اشیاء جو من قبیل مخدرات ہوں ان کے استعمال کی حدیث شریف میں ممانعت ہے۔ جیسا کہ حضرت ام سلمہؓ کی روایت میں ہے نهی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عن کل مسکر و مفتر۔[1]

 [1] رواہ ابو داؤد ۱۲۔ زبیدی

۲- اس کی بُو کریہ (گندی) ہوتی ہے۔ جو لوگ اسے استعمال نہیں کرتے انھیں اس کی بُو سے سخت اذیت پہنچتی ہے۔ خصوصاً نماز اور دیگر ایسے اجتماعات کے موقعہ پر لوگوں کی اذیت رسانی کا موجب ہوتا ہے۔ بلکہ فرشتوں کے لیے تکلیف اور ایذا کا باعث بنتا ہے۔

۳- اس میں اسراف اور تبذیر ہے کیونکہ اس میں ایک رائی بھر بھی نفع نہیں اور مضرات سے خالی نہیں بلکہ تجربہ کار لوگوں نے اس کے ان گنت نقصانات بیان کیے ہیں۔

۴- فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن عبداللہ بن عبدالرحمان کا فتویٰ۔ انہوں نے اس موضوع پر ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام نصیحۃ الانسان عن استعمال الدخان رکھا ہے۔ اس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ شریعت کے علاوہ عقل بھی اس بات کی متقاضی ہے کہ تمباکو استعمال کرنے سے پرہیز کیا جائے۔ کیونکہ اس سے پرہیز حفظانِ صحت کا موجب ہے اور صحت اللہ تعالیٰ کی ایک انمول اور لاثانی نعمت ہے اور تمباکو کا استعمال اس کی کمزوری کا باعث ہے جو ہلاکت کا پیش خیمہ ہے جیسا کہ اہل خرد اور دانا لوگ اس سے آگاہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب میں فرمایا ہے۔ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکہ اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔ پھر کتاب و سنت سے کچھ دلائل بیان کیے ہیں اور محققین علماء کے اقوال اور مستند ڈاکٹروں کی آرا کا ذکر کیا ہے۔

اصل عبارت درج ذیل ہے۔ قال ان من العقل فضلا عن الشرع وجوب اجتناب استعمال النتن حفظا للصحۃ التی ھی من اللہ اعظم نعمۃ ومنحۃ ورفعا لدواعی الضعف الذی ھو مقدمۃ الھلاک والدمار کما ھو معلوم لذوی العقول السلیمۃ کیف وقد قال اللہ تعالیٰ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔

اب ان نامور اور مشہور علماء کے فتاوے سے یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی کہ تمباکو کا استعمال اکلاً و شرباً حرام اور ممنوع ہے بلکہ اس کی تجارت کرنا اور اسے استعمال میں لانے والے کی اعانت کرنا بھی اسی زمرہ میں ہے۔

فقہائے مالکیہ کے نزدیک ایسا شخص جو تمباکو استعمال کرتا ہو وہ پیش امام ہونے کا اہل نہیں۔ چنانچہ مجلہ رابطۃ العالم الاسلامی بابت ماہ رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ میں فضیلۃ الشیخ ابراہیم محمد سرسق کا ایک طویل مضمون بعنوان "انقذوا شباب الاسلام من التدخین" طبع ہوا تھا اس میں تمباکو کی مضرات سے مفصل بحث کی گئی ہے۔ آخر میں فضیلۃ الشیخ خالد بن احمد مالکی کا فتویٰ

شائع کیا ہے لیکن کاتب کی سہو سے "لا" کا حرف ساقط ہو گیا اور عبارت یوں لکھی گئی۔

"بانہ لا تجوز امامۃ من یشرب التنباک ولا یجوز الاتجار بہ ولا بمایسکر۔

چنانچہ اس سلسلہ میں فضیلۃ الشیخ محمد سعید المامودی رئیس التحریر رابطۃ العالم اسلامی سے رابطہ پیدا کیا گیا اور ان سے بذریعہ مکتوب اس فتویٰ کے متعلق استفسار کیا گیا۔ اس کا جواب انھوں نے مندرجہ ذیل الفاظ میں دیا

واما ماذکرتم حول مقال الشیخ ابراھیم محمد سرسق فالحقیقۃ انہ خطاء مطبعی فی العبارۃ۔ حیث ان صحتھا ھی (وقد افتی الشیخ خالد بن احمد من فقھاء المالکیۃ بانہ لا تجوز امامۃ من یشرب التنباک ولا یجوز الاتجار بہ ولا بما یسکر۔

تو اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ مالکیوں کے نزدیک اس کی تجارت بھی حرام ہے اور ایسے شخص کی اقتداء میں نماز پڑھنا بھی ناجائز ہے۔

آخر میں، مَیں اپنے مسلمان بھائیوں خصوصاً نونہالانِ ملت سے اپیل کروں گا کہ سکول اور کالج کو جاتے وقت یا واپسی پر یا دورانِ تعلیم کسی وقت بھی سگریٹ جیسی بیہودہ اور فضول عادت کا ارتکاب نہ کیجیے۔ اسے ترک کرنے سے آپ کی صحت میں کوئی بگاڑ یا خرابی پیدا نہیں ہوگی۔ بلکہ آپ کا جسم ایک زہریلی بوٹی کے مہلک اثرات سے محفوظ ہو جائے گا اور وہ دولت جو آپ کے والدین نے خون پسینہ ایک کر کے حاصل کی ہے وہ ضائع ہونے سے محفوظ ہو جائے گی۔ اگر لاری یا موٹر میں بیٹھ کر آپ کو کھانے پینے کا شوق ضرور پورا کرتا ہے تو آپ موجودہ وقت کے پھلوں سے کام و دہن کی لذت کا سامان کریں جو آپ کی صحت کے ضامن ہیں جو اہل جنت کی خوراک ہوں گے جن سے قلب کو فرحت اور دماغ کو سکون حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس قبیح اور فضول عادت سے محفوظ رکھے اور جو اس کے استعمال کے عادی ہو چکے ہیں انھیں ترک کرنے کی توفیق بخشے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

حضرت العلامہ حافظ عبد اللہ صاحب محدث روپڑی کے علم و تحقیق کا گرانقدر مجموعہ

"فتاویٰ اہلحدیث"

قیمت مجلد مکمل ۴۸/ روپے

تین جلدوں میں مکمل چھپ چکا ہے

ادارہ احیاء السنۃ النبویہ، ڈی بلاک سٹلائٹ ٹاؤن — سرگودھا